پیش لفظ

پاکستان ایک کثیر القومی ریاست ہے۔ جس میں مختلف قومیں اپنی زبان ثقافت، تاریخ اور سرزمین کے ساتھ صدیوں سے آباد چلی آرہی ہیں۔ ان اقوام کے علاوہ گلگت بلتستان، کشمیر اور فاٹا کے انتظامی علاقے بھی شامل ہیں۔ جہاں انتظامی اکائیاں سامراجی قوتوں اور حکمران طبقات نے اس ترتیب سے بنائے ہیں کہ مختلف اقوام اور لسانی گروہ اپنی لسانی وثقافتی شناخت، سیاسی وقومی اکائی برقرار نہ رکھ سکیں اور آپس میں دست وگریبان ہوں اس لئے یہ امر لازمی ہے کہ تمام اقوام کو ان کی خواہشات کے مطابق تاریخی، جغرافیائی اور ثقافتی بنیاد پر اپنی وحدتیں تشکیل دینے کا اختیار حاصل ہو۔

آج پاکستانی سماج اور ریاست انتشار، بے قاعدگی اور انحطاط پذیری کی شکار ہے۔ ملک میں جہاں مظلوم اقوام اور طبقات کے درمیان ناانصافی و نابرابری قائم ہے۔ وہاں صنفی امتیاز، اقلیتوں کے مسائل اور مذہبی فرقہ واریت ناسور کی شکل اختیار کرچکی ہے۔ اس صورت حال کے تدارک کیلئے ضروری ہے کہ تمام اقوام اور سماج کے مختلف حصوں کے درمیان محبت، رواداری، بھائی چارگی، انسان دوستی اور جمہوری اقدار کی بنیاد پر جدید دور کے تقاضوں کے مطابق ایک نئے عمرانی معاہدے (نئے سوشل کنٹریکٹ) کی تشکیل کی جائے۔

نیشنل پارٹی ملک میں تمام اقوام کے حق حاکمیت کو تسلیم کرکے عوام کو ان کی سرزمین، ساحل و وسائل کا مالک ومختار بنا کر قومی وطبقاتی، صنفی ومذہبی، لسانی وثقافتی معاشی امتیاز و نابرابری کا خاتمہ کرکے ایسے معاشرے کے قیام کو یقینی بنائے گی۔ جہاں پر معاشی وسماجی عدل وانصاف، ترقی وخوشحالی اور دائمی امن وآشتی ہو۔ جو ہر شہری کا بنیادی حق ہے۔

باب اول

پارٹی کا نام:۔ نیشنل پارٹی ہوگا۔

مرکزی سیکریٹریٹ:۔ کوئٹہ میں ہوگا

پرچم:۔ پارٹی پرچم سرخ اور سبز رنگ پر مشتمل ہوگا جو کہ 1/3 کے حساب سے ایک تہائی سبز اور دو تہائی سرخ رنگ پر ہوگا۔ سرخ رنگ جدوجہد اور قربانیوں کی غمازی کرتا ہے جو ہمارے عوام نے اپنی تاریخی جدوجہد میں دی ہیں اور سبز رنگ مستقبل کی ترقی وخوشحالی کی نشاندھی کرتا ہے۔ سرخ رنگ کے درمیان چار سفید ستارے ہوں گے، جو اس ملک کو کثیر القومی ریاست اور اس ملک میں شامل چار قومی وحدتوں کی برابری کی عکاسی کرتا ہے۔

آرگن:۔ ''مجید'' پارٹی کا ترجمان ہوگا، جو پارٹی کی پالیسیوں کی تشہیر اور کارکنوں کی سیاسی اور نظریاتی تربیت کرے گا۔

باب دوئم

پارٹی کی رکنیت

(i) ہر وہ شخص (قطع نظر علاقہ، رنگ ونسل، صنف، مذہب و زبان) جو پارٹی کے اغراض ومقاصد منشور اور آئین سے اتفاق رکھتا ہو۔ پارٹی کا رکن بن سکتا ہے

(ii) پارٹی کی باقاعدہ رکنیت کے لئے عمر کی کم از کم حد 18 سال ہے۔ نیز نوجوان کیلئے عمر کی حد 18 سال سے 30 سال ہوگی۔

(iii) پارٹی کے ہر رکن کے لئے لازمی ہے کہ وہ قولاً وفعلاً اس کے اغراض ومقاصد پالیسیوں، نظم وضبط اور فیصلوں کی پابندی کرے۔

(iv) پارٹی کا کوئی بھی رکن کسی دوسری سیاسی پارٹی کا ممبر نہیں بن سکتا اور اس پر لازم ہے کہ بنیادی رکنیت کی فیس اور پارٹی کی طرف سے عائد کردہ چندہ باقاعدگی سے ادا کرے۔

(v) ہر کانگریس کے بعد نئے ممبر شپ کارڈ جاری ہونگے۔ تمام ممبرز نئے ممبر شپ کارڈ لیکر اپنی ممبر شپ کی تجدید کرینگے۔

(vi) پارٹی کا ہر کارکن اس امر کا پابند ہے کہ وہ اس کے نظریات، پالیسیوں اور فیصلوں کی تشہیر اور دفاع کرے اور پارٹی کی سرگرمیوں میں باقاعدگی سے حصہ لے۔

پارٹی کے ارکان کے حقوق اور فرائض:۔

(i) بنیادی رکنیت حاصل کرنے کے بعد ہر رکن ووٹ کا حقدار ہوگا۔

(ii) وہ پارٹی کے کسی بھی عہدے کے لئے پارٹی دستور کے مطابق انتخاب میں حصہ لینے کا مجاز ہوگا۔ البتہ مرکزی کمیٹی اور مرکزی کابینہ کے عہدوں کے لئے کانگریس، قومی وحدتوں کے عہدوں کے لئے متعلقہ قومی وحدت کے کونسل کی رکنیت اور تحصیل وضلعی عہدوں کے لئے ضلعی/تحصیل کونسلوں کی رکنیت کا حصول لازمی ہے۔

(iii) پارٹی کا ہر رکن کسی بھی تنظیمی و سیاسی سرگرمی، عمل، کارکردگی اور مسائل ومشکلات کے بارے میں تنظیم کے موزوں فورمز میں، جس کا وہ ممبر ہو آزادانہ اظہار رائے کرسکتا ہے۔ اور تجاویز اور سفارشات بھی پیش کرسکتا ہے۔

(iv) پارٹی کے تمام فورمز میں تنقید اور خود تنقیدی کے اصولوں کا احترام کیا جائے گا۔ اور ان کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

(v) پارٹی کے کسی باقاعدہ فورم میں زیر بحث مسئلے پر فیصلہ کے بعد کوئی بھی رکن انفرادی طور پر کھلے عام رائے زنی یا اختلاف رائے یا منفی پروپیگنڈے کا حق نہیں رکھتا۔ البتہ وہ اس باقاعدہ فورم میں، جس کا وہ رکن ہو اس فیصلے کو تبدیل کرنے کے لئے بحث کرکے رائے ہموار کرنے کا حق رکھتا ہے۔

(vi) پارٹی کے بالائی اداروں کے فیصلوں پر کوئی بھی رکن منفی قسم کے پروپیگنڈے یا عام رائے زنی کا حق نہیں رکھتا۔ البتہ وہ باقاعدہ فورم کے اندر اس فیصلے پر بحث کرسکتا ہے۔ اور اس کے متعلق اپنی رائے دے سکتا ہے۔

باب سوئم

پارٹی ڈھانچہ

نیشنل پارٹی کا ڈھانچہ مرکزی/وفاقی پارٹی اور چار قومی وحدتیں، آزاد کشمیر، گلگت بلتستان اور فاٹا پر مشتمل ہوگا۔ جو کہ پارٹی مقاصد کے حصول کیلئے اس طرح تشکیل دیا جائیگا۔

1۔ مرکزی/وفاقی پارٹی:

(نوٹ: آزاد کشمیر گلگت بلتستان انتظامی طور پر وفاقی پارٹی کے کنٹرول میں ہونگے)۔

(i) کانگریس

(ii) سنٹرل کمیٹی

(iii) مرکزی کابینہ

2۔ قومی وحدتیں

i۔ بلوچستان ii۔ پنجاب iii۔ سندھ

iv۔ خیبر پختون خواہ۔ (نوٹ: فاٹا اور آزاد علاقے خیبر پختون خواہ کے حصے ہونگے جو کہ پارٹی کا اصولی موقف ہے)۔

پارٹی ڈھانچہ برائے قومی وحدت

(نوٹ:۔ قومی وحدتوں کی پارٹی تنظیم اپنے مخصوص حالات کے مطابق مرکزی دستور کی طرز پر وحدتوں کیلئے دستور مرتب کرسکتی ہے البتہ دستور میں ایسی دفعات شامل نہیں ہوں گی جو مرکزی آئین ومنشور سے متصادم ہوں۔)

(i) نیشنل کونسل (نیشنل کنونشن)

(ii) نیشنل ورکنگ کمیٹی

(iii) نیشنل کیبنٹ

(3) ریجنل کمیٹی/ڈویژنل کمیٹی

(4) ضلع

(i) ضلعی کونسل (ضلعی کنونشن)

(ii) ضلعی کابینہ

(5) تحصیل

(i) تحصیل کونسل/یونین کونسل/وارڈ کونسل/ویلج کونسل

(ii) تحصیل کابینہ

(6) یونٹ (محلہ یا دیہات کیلئے)/شہروں کیلئے (محلہ/گلی)

(نوٹ: تحصیل اور یونٹ کیلئے وحدت پارٹی اپنے لئے مناسب اداروں کا نام رکھیں گے۔

کانگریس

(i) کانگریس پارٹی کا اعلیٰ ترین اور سب سے زیادہ با اختیار ادارہ ہے، جو کانگریس کے دو اجلاسوں کی درمیانی مدت میں پارٹی کی رہنمائی کرے گی۔

(ii) کانگریس کے کل ارکان کی تعداد پانچ سو (500) ہوگی جس میں مرکزی کمیٹی، مرکزی کابینہ، نیشنل ورکنگ کمیٹی، ضلعی صدور اور جنرل سیکریٹریز بلحاظ عہدہ کانگریس کے رکن ہوں گے۔ مرکزی صدر 50 ارکان کو مختلف علاقوں سے قومی کانگریس کیلئے نامزد کرنے کا مجاز ہوگا باقی ارکان کو ضلع کونسل اکثریت رائے سے تین سال کیلئے منتخب کرے گی۔

(iii) عام حالات میں کانگریس کے انعقاد کا فیصلہ سینٹرل کمیٹی اکثریت رائے سے کرے گی۔ ناموافق یا مخدوش صورتحال کے پیش نظر مرکزی کمیٹی کانگریس کی مقررہ مدت میں توسیع کرسکتی ہے جو زیادہ سے زیادہ ایک سال پر محیط ہوگی۔

(iv) کسی ہنگامی حالات میں کانگریس کے کل اراکین کا چوتھائی حصہ صدر اور سیکرٹری جنرل کو تحریری نوٹس کے ذریعہ ایک ماہ کے اندر کانگریس کے اجلاس طلب کرنے کی درخواست کرسکتا ہے۔

(v) کانگریس اپنے اجلاس میں مرکزی کمیٹی کے اراکین کی تعداد کا تعین کرے گی۔

(vi) کانگریس کل اراکین کی دو تہائی اکثریت سے پارٹی کے آئین، منشور اور پالیسیوں میں ترمیم و تنسیخ، اضافہ و تغیر و تبدیلی کرسکتی ہے۔

(vii) کانگریس حاضر اراکین کی سادہ اکثریت سے اپنے رکن کی رکنیت ختم کرسکتی ہے۔

(viii) کانگریس مرکزی کمیٹی کے اراکین و مرکزی عہدیداروں کا انتخاب کرتی ہے اور پارٹی کے مرکزی، وحدتوں، ضلعی تحصیل اور یونٹ کو آئین کے تحت میسر اختیارات کے علاوہ خصوصی اختیارات تفویض کرسکتی ہے اور ذمہ داریاں سونپ سکتی ہے۔

(ix) کانگریس کو پارٹی کی سالانہ رپورٹ اور دیگر دستاویزات کی منظوری یا ترامیم کا اختیار ہے اور اس ضمن میں فیصلے اور ہدایات دے سکتی ہے۔

(x) کانگریس کسی بھی مرکزی عہدیدار کے خلاف کل اراکین کی سادہ اکثریت سے عدم اعتماد کی تحریک منظور کر سکتی ہے۔

(xi) کانگریس پارٹی کو وسعت دینے اور مختلف مکتب ہائے فکر کو منظم کرنے کے لئے پارٹی کے ذیلی ونگز تشکیل دے سکتی ہے یا اس طرح کی ونگز کی تشکیل کے لئے مرکزی کمیٹی یا مرکزی کابینہ کو اختیار دے سکتی ہے۔

(xii) کانگریس میں خواتین کے لئے 15فیصد مخصوص نشستیں ہوں گی۔

مرکزی کمیٹی:-

(i) مرکزی کمیٹی جس کے اراکین کی تعداد و بشمول مرکزی کابینہ کے 60 ہے جس میں قومی وحدتوں کے صدور و جنرل سیکرٹریز بلحاظ عہدہ شامل ہونگے اور دس اراکین کو مرکزی صدر اپنے صوابدیدی اختیار کے تحت نامزد کرے گا۔ جس کی توثیق مرکزی کمیٹی سے لینا لازمی ہوگی۔ باقی ارکان کا انتخاب کانگریس اپنے اجلاس میں کرے گی۔

(ii) مرکزی کمیٹی پارٹی کا اعلیٰ ترین انتظامی ادارہ ہے اور تمام ذیلی اداروں، سماجی، سیاسی اور ادبی تنظیموں کی نگرانی اور رہنمائی کرے گی۔

(iii) مرکزی کمیٹی دو کانگریس کے درمیانی مدت میں پارٹی کے جملہ سرگرمیوں کی نگرانی کرے گی۔

(iv) مرکزی کمیٹی مختلف وفاقی وحدتوں کیلئے کارکردگی کی بنیاد پر کانگریس کے اراکین کی تعداد کا تعین کرے گی۔

(v) مرکزی کمیٹی کا اجلاس سال میں کم از کم چار مرتبہ اور چھ مہینوں میں کم از کم دو مرتبہ ہونا لازمی ہے۔

(vi) مرکزی کمیٹی کے کسی بھی اجلاس کے لئے کم از کم دس یوم کے نوٹس اور ایجنڈے کی پیشگی ترسیل لازمی ہے۔ البتہ ہنگامی حالات میں صدر یا سیکرٹری جنرل 72 گھنٹوں کے نوٹس پر اجلاس بلانے کا مجاز ہے۔ کورم پورا نہ ہونے کی صورت میں اجلاس ملتوی ہوگا، اور دوسرا اجلاس طلب کیا جائے گا۔ کسی بھی رکن کی مسلسل تین مرتبہ مرکزی کمیٹی کے اجلاسوں میں غیر حاضری کی صورت میں اس کے خلاف تادیبی کارروائی کی جا سکتی ہے۔

(vii) مرکزی کمیٹی کے ایک چوتھائی ارکان بوقت ضرورت پارٹی کے صدر یا سیکرٹری جنرل کو تحریری نوٹس کے ذریعے اجلاس طلب کرنے کی درخواست کر سکتے ہیں۔ نوٹس میں اجلاس بلانے کا مقصد واضح کیا جانا لازمی ہوگا۔

(viii) مرکزی کمیٹی کانگریس کا اجلاس بلانے، اس کی تاریخ کا تعین کرنے اور اس میں تبدیلی کے علاوہ پارٹی کے ہر سطح پر کنونشن کانفرنس، سیمینار یا دیگر ادبی و سماجی مجالس منعقد کرنے کا اختیار رکھتی ہے نیز مرکزی کمیٹی اپنے یہ اختیارات مرکزی کابینہ کو منتقل کرنے کا بھی مجاز ہوگا۔

(ix) مرکزی کمیٹی پارٹی کے منشور، اغراض و مقاصد اور کانگریس کے دائرے میں رہ کر پروگرام ترتیب دینے، سیاسی سرگرمیوں کے فیصلے کرنے اور مختلف کمیٹیاں تشکیل دینے کا مکمل اختیار رکھتا ہے۔

(x) مرکزی کمیٹی دیگر عوام دوست تنظیموں اور سیاسی پارٹیوں کے ساتھ متحدہ محاذ بنانے، رشتے جوڑنے اور مشترکہ سیاسی مہم چلانے کا اختیار رکھتی ہے۔

(xi) مرکزی کمیٹی کسی بھی متنازعہ آئینی، تنظیمی اور سیاسی مسئلے پر بحث کرکے اسکی وضاحت کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔ اور مرکزی کمیٹی کے اس نوعیت کی وضاحت کو حتمی تصور کیا جائے گا۔

(xii) مرکزی کمیٹی کسی بھی رکن بشمول رکن مرکزی کمیٹی (مرکزی اور وحدتوں کے عہدیداروں کے ماسوا) کل اراکین کی سادہ اکثریت سے پارٹی رکنیت سے علیحدہ کر سکتی ہے۔ البتہ رکن متاثرہ کو حق حاصل ہوگا کہ وہ کانگریس کے کل اراکین کی ایک چوتھائی ارکان کے تحریری دستخطوں کے ذریعے کانگریس کا اجلاس طلب کرنے کی درخواست کرے اور تادیبی کارروائی کے خلاف اعتماد کا ووٹ حاصل کرے۔

(xiii) اگر کوئی عہدیدار غیر آئینی سرگرمیوں یا پارٹی پالیسیوں کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو تو سینٹرل کمیٹی اس کے اختیارات کو معطل کر کے عدم اعتماد کی تحریک کیلئے اراکین کانگریس سے رجوع کرے گی۔ تاوقتیکہ اسے مرکزی کانگریس منسوخ یا رد نہ کردے۔

(xiv) مرکزی کمیٹی تشہیر نشر و اشاعت اور تصنیفات کی ذمہ دار ہوگی۔

(xv) مرکزی کمیٹی مالی وسائل کا طریقہ کار وضع کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔

(xvi) مرکزی کمیٹی ہر سطح پر ارکان پارلیمنٹ کی سرگرمیوں کی نگرانی کرنے اور انہیں ہدایات جاری کرنے کی ذمہ دار ہے۔

(xvii) ملکی عام انتخابات میں حصہ لینے کی صورت میں ایک پارلیمانی بورڈ قائم ہوگا جس کے اراکین کی تعداد 7 ہوگی جس میں تمام وحدتوں کی نمائندگی ہوگی۔ پارلیمانی بورڈ کی معیاد ایک سال ہوگی جن کا فیصلہ سینٹرل کمیٹی اپنے اجلاس میں کرے گی۔ (نوٹ: اگر کوئی رکن پارلیمانی بورڈ پارٹی ٹکٹ کا خواہش مند ہو تو وہ اس وقت اجلاس میں شریک نہیں ہوگا جب اس کی درخواست زیر غور ہوگی)

(xviii) مرکزی کمیٹی پارلیمانی بورڈ کے نامزد کردہ قومی اور وحدتوں کی اسمبلیوں اور سینٹ کے امیدواروں کے خلاف اپیلوں کی سماعت کا اختیار رکھتی ہے اور اس ضمن میں اس کے فیصلے حتمی تصور ہوں گے۔

(xix) اسمبلیوں میں پارلیمانی لیڈر کا انتخاب مرکزی کمیٹی کرے گی۔ البتہ متعلقہ قومی وحدت کے پارلیمانی لیڈر کیلئے ان کی ورکنگ کمیٹی کی سفارشات کو مدنظر رکھا جائے گا۔

(xx) سنٹرل کمیٹی اور ورکنگ کمیٹی کے اختیارات شق نمبر 1 کو متاثر کیے بغیر اراکین پارلیمنٹ مرکزی کمیٹی اور متعلقہ نیشنل ورکنگ کمیٹی کے رکن تصور ہونگے۔

(xxi) ہر کانگریس کے انعقاد سے قبل مرکزی کمیٹی ایک ریفارم کمیٹی تشکیل دے گی۔ یہ ریفارم کمیٹی قومی وحدتوں سے آئینی تجاویز لیکر آئین میں نئی تجاویز و ترامیم کانگریس کو پیش کرے گی۔

(xxii) مرکزی کمیٹی کا کورم اس کے کل اراکین کی سادہ اکثریت پر مشتمل ہوگا۔

مرکزی کابینہ :۔

مرکزی کابینہ کے عہدوں کے تفصیل درج ذیل ہے۔

(i) صدر (ii) سینئر نائب صدر (iii) نائب صدر برائے بلوچستان (iv) نائب صدر برائے سندھ
(v) نائب صدر برائے خیبر پختون خوا (vi) نائب صدر برائے پنجاب (vii) سیکرٹری جنرل
(viii) ڈپٹی سیکرٹری جنرل (ix) جوائنٹ سیکرٹری
(x) فنانس سیکرٹری (xi) انفارمیشن سیکرٹری (xii) سیکرٹری برائے امور خواتین
(xiii) اورسیز سیکرٹری (xiv) سیکرٹری برائے انسانی حقوق (xv) سیکرٹری برائے ریسرچ اینڈ ایڈووکیسی

صدر کے اختیارات اور فرائض:۔

(i) صدر پارٹی کا سربراہ ہوگا۔

(ii) صدر تادیبی کاروائی کے طور پر رکن مرکزی کمیٹی سمیت کسی بھی کارکن کو (ماسوائے مرکزی وصوبائی عہدیدار کے) تین ماہ کیلئے معطل کرسکتا ہے لیکن اسکی توثیق مرکزی کمیٹی کے پہلے اجلاس میں کرنا لازمی ہے البتہ رکن متاثرہ کو سنٹرل کمیٹی یا کانگریس سے اپیل کرنے کا حق حاصل ہے۔

(iii) صدر کسی بھی وقت پارٹی کے کسی بھی ادارے کا اجلاس طلب کرسکتا ہے۔

(iv) صدر کسی بھی اجلاس کی صدارت کرسکتا ہے۔

(v) صدر پارٹی کے کسی بھی ذیلی ادارے کے خلاف تادیبی کاروائی کرسکتا ہے لیکن اس کی توثیق مرکزی کمیٹی سے کرانا لازمی ہے۔

(vi) صدر کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ سینٹرل کمیٹی کی مخصوص نشستوں اور خالی ہونے والی نشستوں پر نامزدگی کرسکتا ہے۔ البتہ اس کی توثیق سینٹرل کمیٹی سے لینا لازمی ہے۔

(vii) صدر پارٹی فنڈ سے تنظیمی امور کے لئے ایک لاکھ روپے خرچ کرسکتا ہے۔ اور ہنگامی طور پر ایسے اخراجات بھی کرسکتا ہے جس کا سالانہ بجٹ میں ذکر موجود نہ ہو، البتہ ان کی منظوری مرکزی کمیٹی سے لینا ضروری ہے۔

(viii) صدر ہنگامی صورت میں 72 گھنٹے کے نوٹس پر کابینہ کا اجلاس بلا سکتا ہے اور اکثریت رائے سے فیصلہ کرسکتا ہے لیکن بعد میں ان کی توثیق مرکزی کمیٹی سے کرانا لازمی ہے۔

سینئر نائب صدر:۔

(i) سینئر نائب صدر، صدر کی معزولی، علالت، ملک سے غیر موجودگی یا موت کی صورت میں ان کے تمام اختیارات کو استعمال کرسکتا ہے۔

(ii) سینئر نائب صدر پارٹی کی تمام سرگرمیوں میں صدر کی معاونت کرے گا۔

(iii) سینئر نائب صدر پارٹی کے آئین اور پالیسیوں کے مطابق تمام سیاسی جماعتوں کے ساتھ روابط رکھنے کا ذمہ دار ہوگا۔

(iv) سینئر نائب صدر سیاسی اتحادوں اور تحریکوں کے ساتھ پارٹی کو ہر یوطار رکھنے کا ذمہ دار ہوگا۔

(v) سینئر نائب صدر امور خارجہ کا ذمہ دار ہوگا اور خارجہ امور میں پارٹی کی رہنمائی کرے گا۔

نائب صدر برائے قومی وحدتیں:۔

(i) ہر قومی وحدت سے ایک نائب صدر ہوگا جس کا ترتیب وار ذکر صفحہ (6) مرکزی کابینہ نمبر (iii)، (iv)، (v)، (vi) میں موجود ہے جو سینئر نائب صدر کی معزولی، ملک سے غیر موجودگی علالت یا موت کی صورت میں ان کے تمام فرائض انجام دینے کا مجاز ہوگا۔

(ii) نائب صدر برائے وحدت، صدر و سینئر نائب صدر کی ہدایت کے مطابق مخصوص ذمہ داریاں سرانجام دے گا۔

(iii) نائب صدر تمام انتخابی امور کی نگرانی کرے گا و انتخابی عمل کے بارے میں ریسرچ اور تجزیہ میں پارٹی کی رہنمائی کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔

(iv) نائب صدر پارٹی کارکنوں کی سیاسی اور نظریاتی تربیت کے پروگرام کا اہتمام کرے گا۔

(v) نائب صدر پارٹی پالیسیوں کے مطابق سول سوسائٹی کے گروپس کے ساتھ رابطہ رکھنے کا ذمہ دار ہوگا۔

سیکرٹری جنرل:۔

(i) سیکرٹری جنرل پارٹی کے تمام دفتری امور، ریکارڈ، دستاویزات، فائلوں کے تحفظ و ترتیب اور انتظامی امور کا ذمہ دار ہوگا۔

(ii) سیکرٹری جنرل مرکزی کمیٹی اور قومی کانگریس کے اجلاس کے لئے ایجنڈا تیار کرنے اور ان اجلاسوں کی روئیداد مرتب کرکے اگلے اجلاسوں میں پیش کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔

(iii) سیکرٹری جنرل، صدر کے مشورے سے کانگریس، مرکزی کمیٹی اور دیگر اداروں کے اجلاس طلب کرنے کا مجاز ہے۔

(iv) سیکرٹری جنرل پارٹی کو آئین کے مطابق چلانے کے لئے پروگرام ترتیب دے کر مرکزی کمیٹی کے اجلاس میں منظوری کے لئے پیش کرنے کا ذمہ دار ہے۔

(v) سیکرٹری جنرل پارٹی فنڈ سے تنظیمی امور کے لئے 50 ہزار روپے تک خرچ کرنے کا مجاز ہے۔

(vi) سیکرٹری جنرل پارٹی کے تمام ذیلی اداروں سے وقتاً فوقتاً تنظیمی سرگرمیوں کی رپورٹ طلب کرے گا اور مرکزی رپورٹ ترتیب دے گا۔

(vii) سیکرٹری جنرل مرکزی کمیٹی کی منظوری سے مختلف محکموں کے امور کی نگرانی اور پالیسی سازی کیلئے سیکرٹریٹ قائم کرے گا۔

ڈپٹی سیکرٹری جنرل:۔

(i) سیکرٹری جنرل کی معزولی، عدم موجودگی، علالت یا موت کی صورت میں ڈپٹی سیکرٹری جنرل، سیکرٹری جنرل کے تمام فرائض سرانجام دے گا۔

(ii) ڈپٹی سیکرٹری جنرل وہ تمام ذمہ داریاں سرانجام دے گا جو صدر یا سیکرٹری جنرل نے اُس کو سونپی ہوں۔

جوائنٹ سیکرٹری:۔

(i) ڈپٹی سیکرٹری جنرل کی عدم موجودگی، معزولی علالت یا موت کی صورت میں جوائنٹ سیکرٹری ان کے تمام فرائض سرانجام دے گا۔

(ii) جوائنٹ سیکرٹری مرکزی سیکرٹریٹ کے تمام امور کا انچارج ہوگا۔

فنانس سیکرٹری:۔

(i) مرکزی فنانس سیکرٹری صدر یا سیکرٹری جنرل کی ہدایات پر مختص شدہ رقوم کے مطابق اخراجات کرنے کا ذمہ دار ہے۔

(ii) فنانس سیکرٹری، صدر، سیکرٹری جنرل یا مرکزی کمیٹی کی ہدایات کے مطابق چندہ اور عطیات جمع کرنے کا ذمہ دار ہے۔

(iii) فنانس سیکرٹری تمام مرکزی فنڈز کا حساب رکھنے کا ذمہ دار ہے۔ اور کانگریس کے اجلاس میں یا مرکزی کمیٹی کی ہدایات کے مطابق پارٹی کے اکاؤنٹس کو پیش کرنے کا ذمہ دار ہے۔

(iv) فنانس سیکرٹری مالی وسائل کے حصول کے لئے وقتاً فوقتاً حکمت عملی بنانے کا ذمہ دار ہوگا۔

انفارمیشن سیکرٹری:۔

(i) انفارمیشن سیکرٹری پارٹی کے پروگرام اور سرگرمیوں، فیصلوں، منظور شدہ قراردادوں وغیرہ کی اشاعت اور تشہیر کا ذمہ دار ہوگا۔

(ii) وہ سیکرٹری جنرل یا متعلقہ کمیٹی کے مشورہ سے پارٹی کے باقاعدہ آرگن کی اشاعت کا ذمہ دار ہوگا۔

(iii) انفارمیشن سیکرٹری پارٹی کی مقبولیت بڑھانے اور تشہیری کاموں کیلئے ذرائع ابلاغ تک اطلاعات پہنچانے اور تشہیری مواد شائع کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔

(iv) انفارمیشن سیکرٹری الیکٹرونک و پرنٹ میڈیا سے رابطہ رکھنے کا ذمہ دار ہوگا۔

(v) انفارمیشن سیکریٹری پارٹی کی ویب سائٹ کو اپ ڈیٹ کرنے و سوشل ویب نیٹ ورکس میں پارٹی کی تشہیر اور پرچار کرنے نیز تمام انفارمیشن کو ذیلی اداروں تک پہنچانے اور نیٹ ورک قائم کرنے کیلئے ذمہ دار ہوگا۔

سیکرٹری برائے امور خواتین:۔

(i) خواتین کی جملہ سرگرمیوں کی نگرانی کرے گی۔

(ii) خواتین ونگ کو آرگنائز کرنے کی ذمہ دار ہوگی۔

(iii) خواتین کو سیاسی عمل میں متحرک کرنے کیلئے تنظیم کاری کی ذمہ دار ہوگی۔

اورسیز سیکرٹری:۔

(i) بیرون ملک پارٹی کی جملہ سرگرمیوں کا ذمہ دار ہوگا۔

(ii) اورسیز سیکرٹری بیرون ملک سیاسی سرگرمیوں اور پارٹی امور میں معاون و مددگار ہوگا اور وقتاً فوقتاً صدر اور سیکرٹری جنرل کو اپنی سرگرمیوں سے متعلق رپورٹ دینے کا پابند ہوگا۔

سیکرٹری برائے انسانی حقوق:۔

(i) پاکستان میں ملکی اور بین الاقوامی سطح پر کام کرنے والے انسانی حقوق کی تنظیموں سے رابطہ رکھے گا اور انسانی حقوق کے حوالے سے پارٹی کو مشورے دے گا۔

(ii) انسانی حقوق کے بارے میں آگاہی کیلئے حکمت عملی تیار کرے گا۔

سیکرٹری برائے ریسرچ اینڈ ایڈوکیسی:۔

(i) وقتاً فوقتاً سیاسی ونظریاتی آئینی ومعاشی اور سماجی مسائل پر تحقیق کر کے پارٹی کی مشاورت کرے گا۔ اور اس ضمن میں پارٹی منشور اور پالیسیوں کے مطابق اشاعت اور پروپیگنڈے کا ذمہ دار ہوگا۔

(ii) سیکرٹری برائے ریسرچ اینڈ ایڈوکیسی دانشوروں، اسکالرز اور ادیبوں سے رابطے رکھے گا۔ نیز عام سیاسی ومعاشی موضوعات پر سیمینار کانفرنسز اور ورکشاپ منعقد کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔

کونسل برائے قومی وحدت:۔

(i) ہر قومی وحدت کی ایک نیشنل کونسل ہوگی۔ جو قومی وحدت میں سب سے با اختیار ادارہ ہوگا۔ نیشنل کونسل تین سال بعد اپنا کنونشن منعقد کرے گی۔ جس میں وحدت کا بیڈ اور نیشنل ورکنگ کمیٹی کا چناؤ ہوگا۔ کنونشن کی تاریخ کا اعلان نیشنل ورکنگ کمیٹی اپنے اجلاس میں کرے گی۔ قومی وحدتوں کے کنونشن، کانگریس سے پہلے منعقد ہونگے۔

(ii) قومی کونسل کے اراکین کی تعداد "(50) پچاس" سے لیکر "(300) تین سو" تک ہوگی۔ ہر قومی وحدت نچلی سطح پر پارٹی کارکردگی کی بنیاد پر اپنے کونسلر کی تعداد کا تعین کرے گی۔ قومی وحدتوں کے کونسلران کی ضلع وار تقسیم وحدت صدر اور جنرل سیکرٹری باہمی مشورے سے کرینگے جسکی منظوری نیشنل ورکنگ کمیٹی سے لینگے۔ البتہ 5/50 کے تناسب سے وحدت کے صدر کا مخصوص کوٹہ ہوگا۔ جو اپنی صوابدید پر استعمال کریگا۔ نیز ضلعی صدر و جنرل سیکرٹری اور ورکنگ کمیٹی کے اراکین بلحاظ عہدہ نیشنل کونسل کے رکن ہونگے۔ (نوٹ: کونسلروں کے انتخاب کے وقت 15% خواتین کیلئے مختص ہوگا۔)

(iii) نیشنل کونسل اپنی وحدت سے متعلق مسائل و مشکلات پر بحث کر کے پالیسی و پروگرام مرتب کرے گی۔ البتہ ایسا کوئی پروگرام یا پالیسی نہیں بنائے گی جو پارٹی کی مرکزی پالیسیوں سے متصادم ہو۔

(iv) نیشنل کونسل اپنے معروضی حالات کے مطابق پارٹی کی تنظیم سازی کیلئے مرکزی دستور کے طرز پر وحدت کیلئے دستور تشکیل دے سکتی ہے۔ البتہ اس میں ایسی دفعات شامل نہیں ہوں گی۔ جو مرکزی آئین و منشور سے متصادم ہوں۔

(v) ہر نیشنل کونسل قومی مفاد میں مرکزی کمیٹی، کانگریس کیلئے سفارشات مرتب کر سکتی ہے۔

(vi) نیشنل کونسل اپنے کسی بھی رکن کو سادہ اکثریت سے پارٹی سے علیحدہ کر سکتی ہے۔ اور اپنے کسی بھی عہدیدار کے خلاف عدم اعتماد کر سکتی ہے۔

(vii) نیشنل کونسل کے ایک چوتھائی 1/4 ارکان کے نوٹس پر اجلاس طلب کیا جا سکتا ہے۔

(viii) نیشنل کونسل کا اجلاس بوقت ضرورت مرکزی کمیٹی اور متعلقہ نیشنل ورکنگ کمیٹی بلا سکتے ہیں۔

(ix) ہنگامی طور پر "5" دن کے نوٹس پر جبکہ عمومی اجلاس "10" دن کے نوٹس پر طلب کیا جا سکتا ہے۔

نیشنل ورکنگ کمیٹی:۔

(i) ہر قومی وحدت میں ایک نیشنل ورکنگ کمیٹی ہوگی۔ جو دو قومی کنونشن کی درمیانی مدت میں پارٹی کی جملہ سرگرمیوں کی نگرانی کریگی۔ قومی ورکنگ کمیٹی کی تعداد بشمول وحدت کابینہ 35 ہوگی۔ ڈویژنل سیکرٹریز خصوصی طور پر اجلاس میں شرکت کرینگے۔ ورکنگ کمیٹی کے اراکین بلحاظ عہدہ کانگریس کے رکن ہونگے۔ نیشنل کنونشن کیلئے ضلعی سطح پر پارٹی کارکردگی کی بنیاد پر کونسلروں کی تقسیم کی جائیگی۔

(ii) نیشنل ورکنگ کمیٹی دو قومی کونسل سیشن کے درمیان اپنی وحدت میں تمام ذیلی اداروں، سیاسی و سماجی اور ادبی تنظیموں کی رہنمائی کرے گی۔

(iii) نیشنل ورکنگ کمیٹی اپنے اختیارات کابینہ کو منتقل کر سکتی ہے۔

(iv) نیشنل ورکنگ کمیٹی کا اجلاس سال میں کم از کم چار (4) مرتبہ اور چھ (6) مہینوں میں دو مرتبہ ہوگا۔

(v) نیشنل ورکنگ کمیٹی کا انعقاد کم از کم 10 دن کے نوٹس پر ہوگا۔ اجلاس کیلئے ایجنڈا کی پیشگی ترسیل لازمی ہے۔ البتہ ہنگامی حالات میں صدر کے مشورے پر 72 گھنٹے کے نوٹس پر اجلاس طلب کیا جا سکتا ہے۔ کورم پورہ نہ ہونے کی صورت میں اجلاس ملتوی ہوگا۔ اور دوسرا اجلاس طلب کیا جائے گا۔ کسی بھی رکن کی یکے بعد دیگرے تین مرتبہ نیشنل پارٹی ورکنگ کمیٹی کے اجلاسوں میں غیر حاضری کی صورت میں تادیبی کاروائی کی جا سکتی ہے۔

(vi) نیشنل ورکنگ کمیٹی کے ایک چوتھائی ارکان کے نوٹس پر بوقت ضرورت صدر یا جنرل سیکرٹری کو تحریری نوٹس کے ذریعے اجلاس طلب کرنے کی درخواست کر سکتے ہیں۔ نوٹس میں اجلاس بلانے کا مقصد واضح کیا جانا لازمی ہے۔

(vii) نیشنل ورکنگ کمیٹی، نیشنل کنونشن بلانے، اسکی تاریخ کا تعین کرنے اور اس میں تبدیلی کے علاوہ اپنی وحدت میں کانفرنس، سیمینار، دیگر ادبی و سماجی مجالس منعقد کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔

(viii) نیشنل ورکنگ کمیٹی، مرکزی کمیٹی اور نیشنل کونسل کے دائرے میں رہ کر پروگرام ترتیب دینے، سماجی سرگرمیوں کے فیصلے کرنے اور مختلف کمیٹیاں تشکیل دینے کا مکمل اختیار رکھتی ہے۔

(ix) نیشنل ورکنگ کمیٹی اپنی وحدت میں کسی بھی رکن بشمول رکن نیشنل ورکنگ کمیٹی (ماسوائے وحدت کابینہ اور رکن مرکزی کمیٹی کے) کل اراکین کی سادہ اکثریت کی منظوری سے پارٹی سے خارج کر سکتی ہے۔ البتہ رکن متاثرہ کو سنٹرل کمیٹی یا نیشنل کونسل سے اپیل کرنے کا حق ہے۔

(x) اگر وحدت کا کوئی عہدیدار پارٹی پالیسیوں کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو تو نیشنل ورکنگ کمیٹی کو اختیار ہوگا کہ اسکو معطل کر کے عدم اعتماد کی تحریک کیلئے نیشنل کونسل کے ممبران سے رجوع کرے۔ البتہ رکن متاثرہ کو سینٹرل کمیٹی یا نیشنل کونسل سے اپیل کرنے کا حق ہے۔

(xi) نیشنل ورکنگ کمیٹی اپنی وحدت میں تشہیر، نشر و اشاعت اور تصنیفات کی ذمہ دار ہوگی۔

(xii) نیشنل ورکنگ کمیٹی اپنی وحدت میں مالی وسائل اکٹھا کرنے کا طریقہ کار وضع کرے گی۔

(xiii) نیشنل ورکنگ کمیٹی اپنی وحدت میں اسمبلی ممبران کی نگرانی کرنے اور انہیں ہدایات جاری کرنے کی ذمہ دار ہوگی۔ نیز وحدت سے متعلق اراکین نیشنل اسمبلی و سینیٹ کو وقتاً فوقتاً ہدایات دے سکتی ہے۔ اور اسمبلی ممبران اپنی وحدت کی ورکنگ کمیٹی کی جاری کردہ ہدایات کے پابند ہونگے۔

(xiv) پارلیمانی لیڈر کے چناؤ میں نیشنل ورکنگ کمیٹی اپنی سفارشات مرکزی کمیٹی کو بھیج دی گی۔

(xv) نیشنل ورکنگ کمیٹی کا کورم کل اراکین کی سادہ اکثریت ہوگا۔

کابینہ برائے وحدت:۔

ہر قومی وحدت میں ایک کابینہ ہوگی جس کے صدر و جنرل سیکرٹری بلحاظ عہدہ مرکزی کمیٹی کے رکن ہونگے جبکہ کابینہ کے باقی تمام اراکین بلحاظ عہدہ کانگریس اور نیشنل کونسل کے رکن ہونگے۔

وحدت کابینہ کے درجہ ذیل عہدیدار ہونگے۔

(i) صدر (ii) نائب صدر (iii) جنرل سیکرٹری (iv) ڈپٹی جنرل سیکرٹری

(v) فنانس سیکرٹری (vi) انفارمیشن سیکرٹری (vii) لیبر سیکرٹری (viii) سیکرٹری برائے امور خواتین
(ix) لائیر سیکرٹری (x) کلچرل سیکرٹری (xi) سیکرٹری یوتھ اینڈ اسپورٹس
(xii) سیکرٹری ریسرچ اینڈ ایڈوکیسی (xiii) سیکرٹری برائے انسانی حقوق
(xiv) کسان سیکرٹری (xv) سیکرٹری برائے تعلیم

صدر برائے قومی وحدت:۔

(i) وحدت صدر اپنی وحدت میں پارٹی کا سربراہ ہوگا اور جملہ سرگرمیوں کی نگرانی کرے گا۔

(ii) وحدت صدر اپنی وحدت میں پارٹی کے کسی بھی اجلاس کی صدارت کرسکتا ہے۔ اور کسی بھی ادارے کا اجلاس طلب کرسکتا ہے۔

(iii) صدر تادیبی کارروائی کے طور پر نیشنل ورکنگ کمیٹی کے رکن سمیت کسی بھی رکن کو (ماسوائے وحدت عہدیدار اور مرکزی کمیٹی کے اراکین کے) تین ماہ کیلئے معطل کرسکتا ہے۔ لیکن اسکی توثیق نیشنل ورکنگ کمیٹی کے پہلے اجلاس میں ہونا لازمی ہے۔

(iv) صدر اپنی وحدت میں کسی بھی ذیلی ادارے کے خلاف تادیبی کارروائی کرسکتا ہے لیکن اسکی توثیق نیشنل ورکنگ کمیٹی سے لینا لازمی ہے۔

(v) صدر نیشنل ورکنگ کمیٹی کی کسی بھی خالی نشست پر (ماسوائے وحدت عہدیداران کے) نامزدگی کرسکے گا جسکی توثیق نیشنل ورکنگ کمیٹی کے پہلے اجلاس میں لینا لازمی ہے۔

(vi) صدر اپنی وحدت میں کسی بھی وقت پیشگی منظوری کے بغیر 50 ہزار روپے خرچ کرسکتا ہے۔

(vii) صدر اپنی وحدت میں کسی بھی ایشوز پر فیصلہ کرنے میں با اختیار ہوگا البتہ وہ فیصلہ مرکزی پارٹی کے فیصلوں سے متضاد نہ ہو۔

(viii) وحدت کے متعلق کسی بھی تنظیمی معاملات میں مرکزی کابینہ و مرکزی کمیٹی کو تجاویز/ سفارشات دے سکتا ہے جس کی روشنی میں مرکزی ادارے فیصلہ کریں گے۔

(ix) صدر اپنی وحدت میں قومی و جمہوری اور عوامی مسائل پر سیمینار منعقد کرنے، جلسہ و جلوس اور احتجاجی پروگرام ترتیب دینے کا اختیار رکھتا ہے۔

نائب صدر برائے قومی وحدت:۔

(i) وحدت نائب صدر، صدر کی معزولی، عدم موجودگی، علالت ملک میں غیر موجودگی یا موت کی صورت میں صدر کے تمام اختیارات استعمال کرسکتا ہے۔

(ii) وحدت نائب صدر، تمام پارٹی امور میں صدر کی معاونت کرے گا۔

جنرل سیکرٹری برائے قومی وحدت:۔

(i) جنرل سیکرٹری اپنی وحدت میں پارٹی کے تمام دفتری امور، ریکارڈ، دستاویزات اور فائلوں کے تحفظ و ترتیب اور انتظامی امور کا ذمہ دار ہوگا۔

(ii) جنرل سیکرٹری نیشنل ورکنگ کمیٹی اور نیشنل کونسل کے اجلاس کیلئے ایجنڈا تیار کرنے اور اجلاسوں کی روئیداد مرتب کرکے اگلے اجلاس میں پیش کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔

(iii) جنرل سیکرٹری، صدر کے مشورے سے نیشنل کونسل نیشنل ورکنگ کمیٹی و دیگر اداروں کے اجلاس طلب کرنے کا مجاز ہے۔

(iv) جنرل سیکرٹری اپنی وحدت میں پارٹی کو آئین کے مطابق چلانے کیلئے پروگرام ترتیب دے کر نیشنل ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں منظوری کیلئے پیش کرنے کا ذمہ دار ہے۔

(v) جنرل سیکرٹری پارٹی فنڈ سے تنظیمی امور کیلئے 30 ہزار روپے تک خرچ کرنے کا مجاز ہے۔

(vi) جنرل سیکرٹری پارٹی کے تمام ذیلی اداروں سے وقتاً فوقتاً تنظیمی سرگرمیوں کی رپورٹ طلب کرے گا اور وحدت کی رپورٹ ترتیب دے گا۔

(vii) جنرل سیکرٹری نیشنل ورکنگ کمیٹی کی منظوری سے مختلف محکموں کے امور کی نگرانی کیلئے اپنی وحدت میں سیکرٹریٹ قائم کریگا۔

(viii) جنرل سیکرٹری، سیکرٹری اورسیز کی وساطت سے اورسیز پاکستانیوں سے رابطہ کرے گا۔ پارٹی پروگرام اُن تک پہنچائے گا۔ اور نیشنل ورکنگ کمیٹی کو رپورٹ دے گا۔

ڈپٹی جنرل سیکریٹری برائے قومی وحدت:۔

(i) جنرل سیکرٹری کی معزولی، عدم موجودگی، علالت یا موت کی صورت میں ڈپٹی جنرل سیکریٹری، جنرل سیکریٹری کے تمام فرائض سرانجام دے گا۔

فنانس سیکریٹری برائے قومی وحدت:۔

(i) اپنی وحدت میں مالی امور کا حساب رکھے گا۔

(ii) آمدنی اور خرچ سے متعلق رپورٹ تیار کرکے نیشنل ورکنگ کمیٹی کو پیش کرے گا۔

انفارمیشن سیکریٹری برائے قومی وحدت:۔

(i) اپنی وحدت میں پارٹی کے پروگرام اور فیصلوں کی اشاعت اور تشہیر کا ذمہ دار ہوگا۔

لیبر سیکریٹری برائے قومی وحدت:۔

(i) مزدور یونینز، محنت کشوں اور کسان تنظیموں سے رابطہ رکھے گا اور ان کے مسائل سے متعلق وحدت کابینہ کی رہنمائی کرے گا۔

سیکریٹری برائے امور خواتین:۔

(i) اپنی وحدت میں خواتین ونگز کی نگرانی کرے گی۔ مرکزی خواتین سیکریٹری اور نیشنل ورکنگ کمیٹی کو اپنی سرگرمیوں کے متعلق رپورٹ دے گی۔

لائر سیکریٹری برائے قومی وحدت:۔

(i) اپنی وحدت کی سطح پر وکلاء تنظیموں کے ساتھ رابطہ رکھے گا اور وکلاء کو منظم کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ وکلاء کے حوالے سے وحدت کابینہ کی مشاورت کرے گا۔

(ii) قومی وحدت میں رائج قوانین کے متعلق تحقیق اور مشاورت کے فرائض انجام دے گا۔

کلچر سیکریٹری:۔

(i) اپنی وحدت میں کلچر سے متعلق تمام سرگرمیوں کا ذمہ دار ہوگا۔

(ii) مرکزی کلچر سیکرٹری کی مشاورت سے ادبی و ثقافتی پروگرام منعقد کرنے میں ان کی معاونت کرے گا۔

سیکریٹری یوتھ اینڈ سپورٹس:۔

(i) اپنی وحدت میں یوتھ اینڈ سپورٹس سے متعلق جملہ سرگرمیوں کی نگرانی کرے گا۔

سیکرٹری برائے رسیرچ اینڈ ایڈوکیسی:۔

(i) وحدت میں سیاسی و نظریاتی آئینی و معاشی اور سماجی مسائل پر تحقیق کرکے پارٹی کی مشاورت کرے گا۔ اور اس ضمن میں پارٹی منشور اور پالیسیوں کے مطابق اشاعت اور پروپیگنڈے کا ذمہ دار ہوگا۔

(ii) وحدت میں دانشوروں، اسکالرز اور ادیبوں سے رابطہ رکھے گا۔ نیز سیاسی اور معاشی موضوعات پر سیمینار کانفرنسز اور ورکشاپ انعقاد کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔

سیکریٹری برائے انسانی حقوق:۔

(i) اپنی وحدت میں انسانی حقوق کی تنظیموں سے رابطہ رکھے گا اور انسانی حقوق کے حوالے سے پارٹی کو مشورہ دے گا۔

(ii) انسانی حقوق کے بارے میں آگاہی دینے کیلئے حکمت عملی مرتب کرے گا۔

کسان سیکریٹری:۔

(i) وحدت میں کسانوں میں کھیت مزدوروں کا منظم کرنے کیلئے جدوجہد کریگا۔

(ii) کسان تنظیموں سے رابطہ کرکے وقتاً فوقتاً پارٹی کو کسانوں کے مسائل پر آگاہی دیتا رہے گا۔

(iii) زراعت کے بارے میں سیمینارز منعقد کرائے گا۔

سیکریٹری تعلیم:۔

(i) اپنی وحدت میں اساتذہ تنظیموں سے رابطہ رکھے گا اور تعلیمی مسائل و مشکلات پر پارٹی کی معاونت کرے گا نیز تعلیم سے متعلق سیمینار اور ورکشاپ کے انعقاد کیلئے پروگرام ترتیب دے گا۔

ریجنل رابطہ کمیٹی(ڈویژنل):۔

(i) ہر ریجن (ڈویژن) کی ایک رابطہ کمیٹی ہوگی جس میں اس ریجن کے ضلعی صدور، جنرل سیکرٹریز اور ریجن میں موجود اراکین مرکزی کمیٹی، مرکزی کابینہ، اراکین نیشنل ورکنگ کمیٹی وحدت کے عہدیداران اور ضلعی خواتین سیکریٹری ریجنل رابطہ کمیٹی کے رکن ہونگے۔

(ii) ہر ریجن کا ایک ریجنل سیکرٹری اور ایک ڈپٹی سیکریٹری ہوگا۔ ڈپٹی سیکرٹری کے لئے خواتین کو ترجیح دی جائے گی، جن کی نامزدگی نیشنل ورکنگ کمیٹی اپنے اجلاس میں کرے گی۔ ریجنل سیکرٹری خصوصی طور پر ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کرینگے۔ (نوٹ: یہ شق نیشنل ورکنگ کمیٹی کے شق نمبر 1 پر اثر انداز نہیں ہوگا۔)

(iii) ریجنل رابطہ کمیٹی کا اجلاس سال میں کم از کم چار مرتبہ ہوگا۔

ریجنل سیکرٹری:۔

(i) ریجنل سیکرٹری وحدت کابینہ کے سامنے جواب دہ ہوگا۔

(ii) ریجنل سیکریٹری اپنے ریجن میں پارٹی کی تنظیمی فعالیت کی نگرانی کرے گا اور باہمی تنظیمی رابطہ کو مستحکم کرنے کیلئے پروگرام ترتیب دے گا۔

(iii) ریجنل سیکرٹری عوامی اور سماجی مسائل پیچیدگیوں کے بارے میں اضلاع کی ضلعی کابینہ کی طرف سے آنے والی تجاویز پر ریجنل سطح پر پروگرام ترتیب دے گا جو جمہوری ذرائع مثلاً سیمینار اور احتجاج پر مشتمل ہوگا۔

(iv) ریجنل سیکریٹری اپنے ریجن میں پارٹی کے کسی بھی ذیلی ادارہ کا اجلاس طلب کرسکتا ہے اور اس سے خطاب کرسکتا ہے۔

ریجنل ڈپٹی سیکرٹری:۔

(i) ریجنل سیکرٹری کی غیر موجودگی میں ریجنل سیکرٹری کے فرائض سرانجام دے گا۔

ضلعی کونسل:۔

(i) ضلعی کونسل ضلع کے اندر پارٹی کا بااختیار ادارہ ہے جو پارٹی کی تمام سرگرمیوں کی نگرانی کرے گی۔

(ii) ہر تحصیل/ یوسی کے 20 ارکان ایک ضلع کونسلر منتخب کریں گے۔ یعنی 20/1 کا تناسب ہوگا۔

(iii) تحصیل/ یوسی کونسل کے صدر اور جنرل سیکریٹری بلحاظ عہدہ ضلع کونسل کے رکن ہوں گے۔

(iv) ضلع کونسل اپنے اراکین اور عہدیداروں کے خلاف تادیبی کارروائی سادہ اکثریت سے کرسکتا ہے۔ البتہ اس کی توثیق ورکنگ کمیٹی سے کرانا لازمی ہوگی۔

(v) ضلعی کونسل، ضلعی کابینہ، نیشنل کونسل اور کانگریس کے ارکان کا انتخاب کرے گا۔

(vi) ضلعی کونسل اپنے ارکان کے ایک چوتھائی کے نوٹس پر اجلاس طلب کرسکتا ہے۔

(vii) ضلعی کونسل کے سال میں کم از کم چار اجلاس کا ہونا لازمی ہے۔

(viii) کانگریس اور وحدت کے کونسلران اپنے اپنے اضلاع میں ضلع کونسل کے رکن ہوں گے۔

(ix) لوکل باڈیز الیکشن میں حصہ لینے کی صورت میں ایک سات (7) رکنی بورڈ بنے گا۔ لوکل باڈی بورڈ کی معیاد ایک سال ہوگی۔ نیز کوئی امیدوار بورڈ کے فیصلے کے خلاف پارٹی صدر سے اپیل کر سکے گا۔ پارٹی صدر، سیکرٹری جنرل اور متعلقہ وحدت کے صدر، جنرل سیکرٹری اور ریجنل سیکرٹری کے باہمی مشورے سے ایسی درخواست کا حتمی فیصلہ کریں گے۔

(x) ضلع کونسل میں تمام ضلعی و کارپوریشن اور یونین کونسلرز کے جملہ سرگرمیوں کی نگرانی کرے گا اور انھیں ہدایات جاری کرے گا۔

ضلعی کابینہ:۔

ضلعی کابینہ میں درج ذیل عہدے ہوں گے۔

(i) صدر	(ii) نائب صدر	(iii) جنرل سیکریٹری
(iv) ڈپٹی جنرل سیکریٹری	(v) فنانس سیکریٹری	(vi) انفارمیشن سیکریٹری
(vii) رابطہ سیکریٹری	(viii) لیبر سیکریٹری	(ix) سیکریٹری برائے امور خواتین
(x) سیکریٹری برائے یوتھ اینڈ سپورٹس		

ضلعی صدر:۔

(i) ضلعی صدر پورے ضلع میں پارٹی کا سربراہ ہوگا اور جملہ سرگرمیوں کی نگرانی کرے گا۔

(ii) ضلعی صدر ضلع میں پارٹی کے کسی بھی اجلاس کی صدارت کر سکتا ہے۔

(iii) ضلع صدر کسی بھی وقت ضلع میں پارٹی کے کسی بھی ادارے کا اجلاس بلا سکتا ہے۔

(iv) ضلع صدر بوقت ضرورت پارٹی امور کے لئے پیشگی منظوری کے بغیر 10 ہزار روپے تک خرچ کر سکتا ہے۔ جس کی تفصیل آئندہ ضلع کونسل کے اجلاس میں پیش کرنا ہوگی۔

ضلعی نائب صدر:۔

(i) ضلعی نائب صدر، صدر کی معزولی، عدم موجودگی، علالت، یا موت کی صورت میں صدر کے تمام اختیارات کو استعمال کر سکتا ہے۔

(ii) ضلعی نائب صدر، تمام پارٹی امور میں صدر کی معاونت کرے گا۔

ضلعی جنرل سیکریٹری:۔

(i) ضلعی جنرل سیکریٹری ضلعی ضلعی کونسل اور کابینہ کے اجلاس طلب کرنے اور ان کا ایجنڈا اور روئیداد تیار کرنے کا ذمہ دار ہے۔

(ii) وہ ضلع میں پارٹی کے ابتدائی یونٹوں، تحصیل کونسلوں کے تمام ریکارڈ ممبر شپ فارم اور پارٹی دستاویزات کی حفاظت اور نگرانی کرے گا۔

(iii) پارٹی کی ضلعی سرگرمیوں کی رپورٹ تیار کرکے ضلع کونسل، ضلعی کابینہ، ریجنل سیکریٹری، وحدت سیکریٹری اور مرکزی سیکریٹری جنرل کو پیش کرے گا۔

(iv) بوقت ضرورت پارٹی امور کیلئے 5 ہزار روپے خرچ کر سکتا ہے جس کی بعد ازاں ضلعی کونسل سے منظوری لینا لازمی ہوگی۔

ضلعی ڈپٹی جنرل سیکریٹری:۔

(i) ضلعی ڈپٹی جنرل سیکریٹری، جنرل سیکریٹری کی عدم موجودگی، معزولی، علالت یا موت کی صورت میں ان کے جملہ فرائض سرانجام دے گا۔

ضلع فنانس سیکریٹری:۔

(i) ضلعی فنانس سیکریٹری ضلعی میں آمدنی اور خرچ کا حساب رکھے گا۔

(ii) وہ ضلع میں آمدنی اور خرچ سے متعلق رپورٹ تیار کرکے وحدت اور مرکزی فنانس سیکریٹری کو پیش کرے گا۔

ضلعی انفارمیشن سیکریٹری:۔

(i) ضلعی انفارمیشن سیکریٹری ضلع میں پروگرام اور فیصلوں کی اشاعت اور تشہیر کا ذمہ دار ہوگا۔

ضلعی رابطہ سیکریٹری:۔

(i) رابطہ سیکریٹری اپنے ضلع میں پارٹی کی تمام ذیلی شاخوں سے رابطہ رکھے گا۔ اور ان کے متعلق پارٹی کو رپورٹ دے گا۔

لیبر سیکریٹری:۔

(i) اپنے ضلع میں مزدور یونینز اور کسان تنظیموں کی نگرانی کرے گا اور ان کی سرگرمیوں کے بارے میں ضلعی کابینہ کو رپورٹ پیش کرے گا۔

سیکریٹری برائے امور خواتین:۔

(i) اپنے ضلع میں پارٹی کی خواتین ونگ کو منظم و فعال کرنے کی ذمہ دار ہوگی اور زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والی خواتین میں سیاسی شعور و آگاہی پیدا کرنے کیلئے جدوجہد کریگی۔

سیکریٹری برائے یوتھ اینڈ سپورٹس

(i) اپنے ضلع میں نوجوانوں کے ساتھ رابطہ رکھے گا۔ سپورٹس تھیٹر اور نوجوان کی ذہنی و جسمانی نشوونما کیلئے درکار دیگر سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کرے گا۔ اور ان کو پارٹی کی جانب راغب کرے گا۔

تحصیل /یوسی کونسل:۔

(i) تحصیل کونسل تحصیل کے اندر پارٹی کا سب سے بااختیار ادارہ ہوگا۔

(ii) تحصیل کونسل کے اراکین ابتدائی یونٹ سے منتخب شدہ ارکان اور تمام یونٹ سیکریٹریز و ڈپٹی سیکریٹریز پر مشتمل ہونگے۔

(iii) ہر یونٹ کے 20 اراکین میں سے ایک رکن تحصیل / یوسی کونسل کے لئے منتخب کیا جائے گا۔ 1 / 20 کا تناسب ہوگا۔

(iv) تحصیل / یوسی کونسل ابتدائی یونٹوں میں ممبر سازی اور سیاسی و سماجی امور اور سرگرمیوں میں ان کی رہنمائی کرے گی۔

(v) تحصیل / یوسی، یونٹ کی سفارش پر ابتدائی یونٹ کے کسی عام رکن کے خلاف تادیبی کارروائی کر سکتا ہے لیکن اس کی توثیق ضلع کونسل سے لینا لازمی ہے البتہ رکن متاثرہ کو پارٹی کے وحدت صدر سے اپیل کا حق حاصل ہوگا۔

(vi) تحصیل/یوسی کونسل کسی بھی تحصیل کونسلر یا عہدیدار کو ارکان کی اکثریتی رائے سے معطل کر سکتا ہے لیکن اس کی توثیق ضلع کونسل سے لینا لازمی ہے تاہم متاثرہ رکن کو وحدت صدر سے اپیل کرنے کا حق حاصل ہے۔

(vii) تحصیل/یوسی کونسل اپنی کابینہ کے عہدیداران کا انتخاب کرے گی۔

(viii) تحصیل کونسل/یوسی کونسل کے سال میں کم از کم 4 اجلاس کا انعقاد لازمی ہے۔

تحصیل /یوسی کابینہ:۔

تحصیل/یوسی کابینہ درج ذیل عہدوں پر مشتمل ہوگی۔

(i) صدر (ii) نائب صدر (iii) جنرل سیکرٹری (iv) ڈپٹی جنرل سیکریٹری
(v) فنانس سیکریٹری (vi) رابطہ سیکریٹری (vii) انفارمیشن سیکریٹری

تحصیل/یوسی کابینہ کے عہدیداروں کو اپنی تحصیل/یوسی میں وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو ضلع میں ضلعی عہدیداروں کو حاصل ہیں۔

ابتدائی یونٹ:۔

(i) تمام محلوں اور دیہاتوں میں قائم پارٹی یونٹ ابتدائی یونٹ کہلائیں گے۔

(ii) ایک محلہ یا دیہات میں صرف ایک ابتدائی یونٹ کی تشکیل کی جا سکتی ہے۔

(iii) ایک ابتدائی یونٹ کے قیام کے لئے کم از کم 15 ارکان کی ضرورت ہے۔

(iv) ابتدائی یونٹ کا ایک سیکریٹری اور ایک ڈپٹی سیکریٹری ہوگا۔ جنہیں یونٹ کے ارکان منتخب کریں گے۔ مشاورتی کمیٹی کے باقی ارکان کو بھی یونٹ کے ممبران منتخب کریں گے۔

(v) ہر یونٹ میں بشمول یونٹ سیکریٹری و ڈپٹی یونٹ سیکرٹری کے پانچ رکنی مشاورتی کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔ یونٹ سیکریٹری و ڈپٹی سیکریٹری مشاورتی کمیٹی کے رکن ہوں گے۔

(vi) ابتدائی یونٹ کی سادہ اکثریت اپنے کسی بھی رکن کی رکنیت (ماسوائے تحصیل/یوسی کابینہ) کی معطلی کی سفارش تحصیل کونسل کو کر سکتا ہے۔

(vii) ابتدائی یونٹ کے سال میں کم از کم چار اجلاس کا ہونا لازمی ہے۔

باب چہارم:۔

تادیبی کارروائی:۔

آئین کے تحت کسی بھی کارکن، اراکین کانگریس، مرکزی کمیٹی، نیشنل ورکنگ کمیٹی کے اراکین/مرکزی/قومی وحدت/ضلعی/تحصیل/یوسی و ابتدائی یونٹوں کے عہدیداروں کے خلاف تادیبی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ مذکورہ رکن یا عہدیدار تنظیم کے منشور و آئین و اغراض و مقاصد نظم و نسق کی قولاً و عملاً خلاف ورزی کا مرتکب ہو یا کسی سیاسی اخلاقی یا مالی کرپشن میں ملوث ہو۔ یا ایسے رکن جو سر عام یا ذاتی مجلسوں، پبلک اجلاسوں یا الیکٹرونک، پرنٹ اور سوشل میڈیا میں پارٹی کے خلاف رائے کا اظہار کرے تو آئین میں درج طریقہ کار کے مطابق اسکے خلاف تادیبی کارروائی کی جا سکتی ہے۔

فنڈز:۔

پارٹی کے فنڈز کے ذرائع درج ذیل ہوں گے۔

(i) ممبر شپ فیس اور باقاعدہ چندہ فی ممبر 20 روپے ماہانہ مقرر ہے۔

(ii) عطیات و امداد۔

(iii) پارٹی کی مطبوعات اور نشر و اشاعت سے حاصل ہونے والی رقوم۔

(iv) خاص مواقع کے لئے چندہ۔

(v) ادبی، سماجی اور رفاعی سرگرمیوں سے حاصل شدہ آمدنی۔

باب پنجم:۔

انتخابات:۔

(i) پارٹی کی تمام تنظیموں، اداروں اور عہدوں کی مدت معیاد تین سال پر مشتمل ہوگی۔ جن کے انتخابات تین سال کے بعد ہوا کریں گے۔ تاہم ہنگامی نوعیت کے سلسلے میں آئین میں درج دفعات پر عمل ہوگا۔

(ii) پارٹی کے تمام اداروں اور عہدوں کے لئے انتخاب، خفیہ بیلٹ کے ذریعے ایک فرد ایک ووٹ کی بنیاد پر ہوگا۔

(iii) مرکزی عہدوں کے انتخابات کیلئے مرکزی صدر اور باقی اداروں کیلئے متعلقہ ادارے کا صدر تین رکنی الیکشن کمیشن تجویز کرے گا متعلقہ فورم اپنے اجلاس میں اس کی توثیق کرے گا۔ الیکشن کمشنر کی نامزدگی اراکین آپس میں باہمی مشورے سے کریں گے۔ الیکشن کمیشن کی تشکیل کے بعد متعلقہ فورم خود بخود ختم ہو جائے گا اور نئے انتخابات کا عمل شروع ہوگا۔ (نوٹ: الیکشن کے عمل کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے الیکشن کمیشن 7 اراکین کی خدمات (بحیثیت مددگار) حاصل کر سکتا ہے۔

(iv) انتخاب میں ووٹوں کے برابر ہونے کی صورت میں کمیٹی کے تینوں ارکان کاسٹنگ ووٹ استعمال کر سکتے ہیں۔ کسی بھی ادارے میں مسئلہ پر رائے شماری میں ووٹوں کی برابری کی صورت میں مرکزی، وحدت، ضلعی، تحصیل صدور اپنے اپنے متعلقہ اداروں میں کاسٹنگ ووٹ استعمال کر سکتے ہیں۔

باب ششم:۔

ترمیم ،کورم ،عدم اعتماد:۔

(i) **ترمیم:۔**

پارٹی کے آئین و منشور اور پروگرام میں تغیر و تبدیلی اور ترمیم و تنسیخ کا حق صرف کانگریس کو ہے۔ کانگریس دو تہائی اکثریت سے آئین میں ترمیم کر سکتی ہے۔

(ii) **کورم:۔**

کانگریس اور وحدت کونسل کا کورم (سوائے آئین میں ترمیم کے) کل اراکین کے ایک تہائی کے برابر ہوگا۔
مرکزی کمیٹی، مرکزی کابینہ، وحدت کابینہ اور تمام ذیلی اداروں کا کورم سادہ اکثریت سے ہوگا۔

(iii) عدم اعتماد

تمام متعلقہ اداروں کے اراکین کے چوتھائی کی تحریک پر اجلاس طلب کیا جا سکتا ہے، کورم کی شرط پورا ہونے کے بعد متعلقہ ادارہ آئین کے مطابق اکثریت کے بل بوتے پر کسی بھی رکن یا عہدیدار کو رکنیت یا عہدے سے علیحدہ کرنے کا مجاز ہے۔

(iv) خالی نشست:۔

(i) مرکزی کمیٹی کے ممبر کی نشست خالی ہونے کی صورت میں سینٹرل کمیٹی اور نیشنل ورکنگ کمیٹی کی نشست خالی ہونے کی صورت میں متعلقہ ورکنگ کمیٹی نامزدگی کر سکے گی۔

(ii) مرکزی ونگز اور وحدت ونگز کی سیکرٹریز کی نشست خالی ہونے کی صورت میں بالترتیب مرکزی کمیٹی اور متعلقہ ورکنگ کمیٹی خالی شدہ ونگز کی نگرانی کیلئے انچارج نامزد کر سکے گی۔

حصہ دوئم:۔

منشور

مقاصد:۔

پارٹی کے اہم ترین مقاصد مندرجہ ذیل ہوں گے۔

-1 قومی وطبقاتی جبر اور استحصال کا خاتمہ

-2 بیرونی تسلط سے مکمل نجات کیلئے جدوجہد

-3 قبائلی، جاگیرداری، پسماندہ سماج اور سیکورٹی ریاست کی جگہ ویلفیئر اسٹیٹ کا قیام۔

-4 خارجی طور پر آزاد، مثبت اور جیو اور جینے دو کی پالیسی پر عمل پیرا رہا جائے گا۔

-5 بنیادی، انسانی وجمہوری حقوق کی بحالی اور خواتین کے حقوق کا تحفظ

-6 آمریت سے نجات۔

ان بنیادی مقاصد کے حصول کی لئے پارٹی مختلف اقدامات کرے گی جن کی تفصیل آئندہ صفحات میں بیان کی جائے گی۔

قومی وطبقاتی جبر اور استحصال کا خاتمہ:۔

پاکستان ایک کثیر القومی ریاست ہے۔اس میں ہر قوم اپنی زبان، ثقافت جغرافیائی وحدت، رسم و رواج اور مخصوص سماجی ونفسیاتی ساخت رکھتی ہے۔لیکن موجودہ جابرانہ واستحصالی ڈھانچے کے اندر قوموں کا تشخص مسخ اور انکی آزادانہ سماجی واقتصادی ترقی کی راہیں مسدود ہو کر رہ گئی ہیں۔

نیشنل پارٹی موجودہ جابرانہ استحصالی اور قومی جبر و بالادستی وطبقاتی استحصال پر مبنی نظام کے خاتمے کیلئے جدوجہد کرے گی جو مندرجہ ذیل نقاط پر محیط ہوگی۔

(الف) قوموں کے حق خودارادیت کو تسلیم کر کے ہر قوم کو آزادانہ ترقی کے یکساں مواقع فراہم کئے جائیں گے۔

(ب) ملک کی تمام قومی وحدتوں پر مشتمل برابری کی ایسی رضا کارانہ وفاقی جمہوری فلاحی مملکت تشکیل دی جائے گی۔ جس میں مالیاتی، انتظامی و سیاسی اختیارات وفاق سے قومی وحدتوں، تحصیل و یونین کونسل تک منتقل کئے جائیں گے۔اور اختیارات کی مرکزیت کا خاتمہ کیا جائے گا۔

(ج) پاکستان کیتمام قومی وحدتوں اور مظلوم طبقات کے درمیان برابری و رباہمی رضا ورغبت کی بنیاد پر متحدہ جدوجہد کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔

(د) ملک میں تمام قومی وحدتوں مظلوم طبقات اور سماج کے مختلف حصوں کے درمیان محبت، رواداری، بھائی چارہ گی، انسان دوستی اور جمہوری اقدار کو بنیاد بنا کر جدید دور کے تقاضوں کے مطابق ایک نئے عمرانی معاہدے (نئے سوشل کنٹرکٹ) کی تشکیل کیلئے جدوجہد کی جائے گی۔

(ر) نوآبادیاتی وجدید نوآبادیاتی ضرورتوں کے تحت جس طرح غیر فطری و آمرانہ انداز میں قومی وحدتوں کی حد بندی کی گئی ہے۔اس کو رد کرتے ہوئے نیشنل پارٹی قومی وحدتوں کی از سر نو تشکیل جغرافیائی اتصال، تاریخی ،لسانی وثقافتی بنیادوں پر کرنے کے اصول کو تسلیم کر کے ڈیرہ غازی خان، راجن پور اور جیکب آباد سمیت تمام قوموں کے وہ علاقے جو کالونیل دور میں تقسیم کیئے گئے ہیں، عوام کی خواہشات کے مطابق ان کے مستقبل کا فیصلہ کیا جائے گا۔

(ز) تمام قومی زبانوں کو قومی زبان کی حیثیت سے تسلیم کرانے کے لئے جدوجہد کی جائے گی۔بلوچی، پنجابی، سندھی، پشتو، اور سرائیکی کو ان کی قومی وحدتوں میں قومی زبان کا درجہ دینے کی جدوجہد کی جائیگی۔

(س) تمام قومی وحدتوں کی ثقافت وادب تہذیب وتمدن کو تعمیری وجدید اور ترقی پسند خطوط پر استوار کرنے کی جدوجہد کی جائے گی۔اور اس کی تاریخی وقومی روایتوں نشانات و آثار قدیمہ اور دیگر قومی اقدار کے تحفظ کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔

(ش) قبائلیت وجاگیرداری نظام کے پیدا کردہ کہنہ و بوسیدہ سوچ کی جگہ ترقی پسند قومی وجمہوری انسان دوست شعور کو اجاگر کرنے کے لئے اقدامات کئے جائینگے۔قومی یکجہتی کو اجاگر کرنے کے لئے ملک کے پسماندہ اور دور دراز علاقوں کو ملانے کے لئے ذرائع آمدورفت ورسل ورسائل کو جدید خطوط پر منظم کرنے کے لئے جدوجہد کی جائے گی۔

(ص) تمام مظلوم قومی وحدتوں میں بیرونی لوگوں کی آبادکاری اور مقامی آبادی کی اقلیت میں تبدیل کرنے کی پالیسیوں کے خلاف جدوجہد کی جائے گی، اور مقامی آبادی کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے کوشش کی جائے گی۔

(ض) قومی وحدتوں کیتمام زمینی وسمندری وسائل پران کے حق کو تسلیم کرانے کے لئے جدوجہد کی جائے گی۔

(ط) قومی وحدتوں میں امن عامہ کے قیام اور سمگلنگ، چوری، ڈکیتی اور منشیات کی روک تھام اور عوام کے تحفظ کے لئے جدوجہد کی جائے گی۔

(ظ) تمام قومی وحدتوں کے اندر مقامی آبادی کے لئے روزگار کے حصول کی جدوجہد کی جائے گی وفاقی، وفاعی ملازمتوں اور تمام پالیسی ساز اداروں میں برابری کی بنیاد پر تمام قومی وحدتوں کے حق کو تسلیم کرانے کے لئے جدوجہد کی جائے گی تا کہ ریاستی ڈھانچہ حقیقی معنوں میں مجموعی طور پر قومی وحدتوں کی نمائندگی کرے۔

بیرونی تسلط سے نجات کے لئے جدوجھد:۔

پاکستان اس وقت مکمل طور پر بیرونی طاقتوں کے شکنجے میں پھنسا ہوا ہے داخلی، خارجی، سیاسی اور اقتصادی پالیسیاں ان کی زیر نگرانی چل رہی ہیں۔اہم ملکی وسیاسی فیصلوں کے اندر عوام کی شرکت برائے نام ہے حکمران طبقات خطے میں بیرونی مفادات کی نگرانی کر رہے ہیں اور بیرونی مفادات کے تحفظ کے لئے عوام کے مفادات کو قربان کرتے چلے آرہے ہیں۔

نیشنل پارٹی بیرونی طاقتوں سے مکمل نجات حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے گی۔

(الف) بیرونی قوتوں اور ان کے حواریوں کے درمیان کئے گئے تمام دوطرفہ خفیہ معاہدوں کو ختم کیا جائے گا تمام اطلاعاتی تنصیبات اور فوجی مقاصد کے لئے زمینی خلائی اور سمندری سہولیات کے دوطرفہ معاہدے اور سمجھوتے منسوخ کئے جائیں گے۔

(ب) بیرونی قوتوں کے ساتھ کئے گئے تمام شروط اور عوام دشمن فوجی اقتصادی قرضوں کے معاہدے منسوخ کئے جائیں گےاور مالیاتی اداروں میں ان کی بے جا مداخلت اور اثر ورسوخ کو ختم کیا جائے گا۔

(ج) بیرونی تجارت اور داخلی سرمایہ کاری میں کثیر الاقوامی کارپوریشن کے ساتھ تمام معاہدے قومی وعوامی مفاد کے تابع کئے جائیں گےاور ان کی غیر فائدہ مند سرمایہ کاری پر مکمل پابندی لگائی جائے گی۔

قبائلی، جاگیرداری، پسماندہ سماج اور سیکورٹی ریاست کی جگہ ویلفیئر اسٹیٹ کے قیام کے لئے جدوجھد کرنا:۔

پاکستان نہ صرف یہ کہ بیرونی تسلط کا شکار ہے بلکہ یہاں کی معیشت پر جاگیرداروں اور مٹھی بھر بالائی طبقے کا مکمل قبضہ ہے جس کی وجہ سے یہاں پر کسی طرح کی اصلاحات ممکن نہیں ہوسکیں ہیں معیشت میں ترقی بہت سست، غیر مساویانہ رہی ہے

اور کل منافع ایک چھوٹے سے گروہ کی جیبوں میں چلا جاتا ہے جبکہ 95فیصد آبادی استحصال، غربت اور افلاس کا شکار ہے۔

اس غیر مساوی وظالمانہ معاشی نظام کے خاتمے اور ترقی وانصاف پر مبنی متبادل معاشی نظام کے قیام کے لئے پارٹی مندرجہ ذیل اقدامات کرے گی۔

(الف) معیشت کو جدید حالات سے ہم آہنگ کرنے اور بین الاقوامی استحصالی اداروں کے دست نگر ہونے کے بجائے انسانی وقدرتی وسائل کو ترقی دے کر قومی مفاد میں مکمل آزادی اختیار کر کے ترقی کی نئی راہیں متعین کی جائیں گی اور ریاست کو ویلفیئر سٹیٹ بنانے کے لئے جدوجہد کی جائے گی۔

(ب) زرعی اصلاحات نافذ کی جائیں گی۔

ا۔زرعی زمینوں کی حد ملکیت 100 ایکڑ نہری و فی یونٹ پیداوار کے حساب سے 400 ایکڑ بارانی زمین کی حد ملکیت کا تعین کیا جائے گا۔

۲۔تمام سرکاری و غیر آباد زمینوں کو بے زمین کسانوں میں حد ملکیت کے تناسب سے تقسیم کیا جائے گا۔

۳۔فوجی وسول افسران کو نوازی گئی زمینیں ان سے واپس لے کر سرکاری تحویل میں لی جائیں گی اور انہیں بے زمین کسانوں میں از سر نو تقسیم کیا جائے گا۔

(پ) زراعت کو ترقی دینے کے لئے خاص اقدامات کئے جائیں گے۔

ا۔تمام غیر آباد او ربارانی زمینوں کو سیراب کرنے کے لئے بند بنائے جائیں گے۔

۲۔زرعی صنعت کو فروغ دیا جائے گا اور زراعت میں مشینوں کے استعمال کو فروغ دیا جائے گا۔

۳۔کسانوں کیلئے جدید قسم کے آلات ٹریکٹرز، کھاد، زرعی ادویات اور بیج وغیرہ پر ٹیکس ختم کیا جائے گا۔ نیز زراعت کے فروغ کیلئے زرعی پیداوار پر سبسڈی دی جائے گی۔

۴۔کسانوں کو بلا سود قرضے اور دیگر مالی گرانٹس دی جائیں گی۔ اور 16 ایکڑ اراضی پر زرعی ٹیکس، آبیانہ اور مالیہ معاف کیا جائیگا۔

۵۔کھیت مزدوروں اور مزارعین کی حوصلہ افزائی کے لئے قوانین بنائے جائیں گے اور ناجائز بے دخلیوں کی روک تھام کے لئے شانہ بشانہ جدوجہد کی جائے گی۔

۶۔کھیت مزدوروں اور مزارعین کو تنظیم سازی کا حق دیا جائے گا اور بہتر سہولیات کے حصول کیلئے ان سے مکمل تعاون کیا جائے گا۔

۷۔زرعی پیداوار کو منڈیوں تک پہنچانے کی سہولتوں کو بہتر بنایا جائے گا اور زرعی پیداوار کی ایسی سرکاری قیمتیں متعین کی جائیں گی جن سے کسانوں کو مناسب معیار زندگی برقرار رکھنے میں آسانی ہو۔

(ج) مال مویشی اور گلہ بانی کی حوصلہ افزائی کے لئے بڑے بڑے فارم بنائے جائیں گے خانہ بدوش آبادی کو مستقل بنیاد پر آباد کرنے کے لئے انتظامات کئے جائیں گے اور انہیں پانی، بجلی، رہائش، تعلیم، علاج، ذرائع آمدورفت اور روزگار کی سہولیات بہم پہنچائی جائیں گی۔ ان کے لئے گشتی اسکول قائم کئے جائیں گے۔

(د) سمندری وسائل کو ترقی دی جائے گی ماہی گیروں کو جدید آلات اور آسان قرضے فراہم کئے جائیں گے اور ان کو ٹھیکیداروں کے ظلم وستم سے نجات دلانے کے لئے جدوجہد کی جائے گی نیز سمندری حیات کی نسل کشی کا تدارک کیا جائے گا اور سمندری پیداوار کی ایسی سرکاری قیمتیں متعین کی جائیں گی جن سے ماہی گیر ایک مناسب معیار زندگی کے مالک بن سکیں۔

(ر) آبی وسائل کو ترقی دی جائے گی۔ آبپاشی کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے تمام دریاؤں پر ڈیم، چیک ڈیم، ویئرز، ریگولیٹرز وغیرہ تعمیر کئے جائیں گے۔ زیر زمین آبی وسائل کو استعمال میں لانے کے لئے دیہاتوں میں بجلی کا جال بچھایا جائے گا۔ ملک کے اہم دریاؤں پر بڑے بڑے بند بنائے جائیں گے۔

(س) جنگلات کا تحفظ کیا جائے گا قومی ضرورتوں کے پیش نظر نئے جنگلات لگائے جائیں گے اور جدید سائنسی طریقے اور مشینی آلات کا استعمال کیا جائے گا۔

(ش) قدرتی چراگاہوں، جنگلی جانوروں اور پرندوں کی حفاظت اور ترقی کے لئے خاص اقدامات کئے جائیں گے۔

(ص) سیر وسیاحت کے فروغ کے لئے تفریحی مقامات کو پرکشش بنایا جائے گا سیاحت کو صنعت کا درجہ دے کر زرمبادلہ کمانے کے لئے ایک اہم ستون کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔

(ل) صنعتی ترقی اور مزدوروں کے حقوق کے تحفظ کے لئے خصوصی اقدامات اٹھائے جائیں گے۔

ا۔تمام کثیر الاقوامی کارپوریشنوں، مالیاتی سرمایہ دار کمپنیوں اور اداروں کی سرمایہ کاری کا از سر نو جائزہ لے کر قومی وعوامی مفاد سے ہم آہنگ کیا جائے گا۔

۲۔مقامی صنعت کی حوصلہ افزائی کر کے تحفظ دیا جائے گا اور اشیاء تعیش کی درآمد پر مکمل پابندی لگائی جائے گی۔

۳۔صنعت میں نجی اور پبلک سیکٹر کی حوصلہ افزائی کی جائے گی اور تمام ملکی بینکوں اور مالیاتی اداروں کی پالیسیوں کو قومی وعوامی مفاد کے مطابق بنایا جائے گا بنیادی صنعتوں کے قیام کو ترجیح دی جائے گی۔

۴۔بڑی اجارہ داریوں کی حوصلہ شکنی کر کے درمیانے اور چھوٹے درجے کی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی جائے گی اور مساویانہ ترقی کے حصول کے لیے وفاقی وحدتوں کے اندر دوزوں صنعتوں کا جال بچھایا جائے گا۔ قومی وحدتوں کے بیرونی ممالک سے سرمایہ کاری اور تجارتی معاہدے کرنے کے حق کو تسلیم کیا جائے گا۔

۵۔ٹیکسوں میں اضافہ کیلئے زمینداروں، جائیداد رکھنے والوں اور اسٹاک ایکسچینج سمیت دیگر مراعات یافتہ طبقات کو ٹیکس نیٹ میں لانے کے اقدامات کیئے جائیں گے۔

۶۔ ہر قسم کی قابل ٹیکس آمدنی پر انکم ٹیکس نافذ کیا جائے گا۔ ٹیکسوں سے استثنات ختم کر کے بالواسطہ ٹیکسوں کا خاتمہ کیا جائے گا۔

۷۔ مائننگ انڈسٹری کی ترقی کے لئے خاص انتظامات کئے جائیں گے اور اس کی ترقی و توسیع کے لئے جدید آلات اور مشینری فراہم کی جائے گی۔ نیز غلامی اور جبری مشقت کا خاتمہ کیا جائے گا۔

۸۔ مائننگ انڈسٹری میں اجارہ داری کا خاتمہ کیا جائے گا۔

۹۔ معدنی وسائل سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے معدنی صنعتیں قائم کی جائیں گی اور ان وسائل کے اوپر اجارہ داریاں ختم کی جائیں گی اور ان کے بے جا تصرف کو روکنے کے لئے خاص انتظامات کئے جائیں گے۔

۱۰۔ تمام قومی وحدتوں میں پیدا ہونے والے وسائل کی آمدنی جس میں گیس، تیل، سمندری وسائل، تمباکو اور دیگر زیر زمین ذرائع سے پیدا ہونے والے آمدنی کلیتاً قومی وحدتوں کی ملکیت ہوگی۔

۱۱۔ گھریلو اور چھوٹی صنعتوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی اور دیہاتوں میں ان صنعتوں کا جال بچھانے کے لئے خصوصی رعایتیں دی جائیں گی۔

۱۲۔ مزدوروں کو یونین سازی، حق ہڑتال، اجتماعی سودا کاری کے حقوق دلانے کے لئے جدوجہد کی جائے گی اور آئی ایل او کے چارٹر کے مطابق مزدوروں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا مزدوروں کی کم از کم تنخواہ ایک تولہ سونے کے برابر مقرر کی جائے گی۔

۱۳۔ مزدوروں کو صنعتی منافع سے مناسب حصہ دیا جائے گا۔

۱۴۔ تمام مزدوروں کو روزگار فراہم کرنے اور ان کے حق روزگار کو قانونی تحفظ فراہم کیا جائیگا۔ بے روزگاری کی صورت میں گذارہ الاونس دینے کے انتظامات کئے جائیں گے۔

۱۵۔ مزدوروں اور ان کے بچوں کو علاج معالجے اور تعلیمی سہولیات دینے کے لئے صنعتی قوانین میں مناسب ترامیم کی جائیں گی نیز صنعتی ماحول کو بہتر بنانے اور شرائط کار کو آسان تر کرنے کے لئے خاص قانونی انتظامات کئے جائیں گے۔

۱۶۔ صنعتوں میں ہنر مند مزدوروں کی کھپت پوری کرنے کے لئے فنی و تربیتی ادارے کھولے جائیں گے اور مزدوروں کے بچوں کے لئے تکنیکی و فنی اداروں میں خاص نشستیں مخصوص کی جائینگی۔

۱۷۔ مقامی صنعتوں میں وہاں کی آبادی کو ترجیحی بنیادوں پر ملازمتیں دی جائیں گی۔

۱۸۔ کانوں کی صنعت میں مقامی مزدوروں کو ترجیحی بنیادوں پر روزگار فراہم کیا جائیگا۔ کانوں میں حادثات کی روک تھام کے لئے جدید آلات نصب کئے جائیں گے اور حادثات کی صورت میں مزدوروں کے پسماندگان کو مناسب معاوضہ دیا جائے گا۔ ان کے بچوں کو لازمی طور پر روزگار فراہم کیا جائے گا۔ اور ان کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔

۱۹۔ عوام کی حاکمیت کو تسلیم کرانے کے لئے جدوجہد کی جائے گی۔

خارجی طور پر مثبت آزاد اور جیو اور جینے دو کی پالیسی پر عمل پیرا رہا جائے گا۔

پاکستانی کی خارجہ پالیسی شروع سے بیرونی قوتوں کے تابع رہی ہے۔ پاکستان خارجہ معاملات میں اپنے تشخص سے مکمل طور پر دست بردار ہو چکا ہے۔ جس کے باعث ایک آزاد ملک کے طور پر اس کا وقار ختم ہو چکا ہے۔ اور حقیقی طور پر عوام بیرونی قوتوں کے غلام ہو کر رہ گئے ہیں۔ پاکستان کی حکومتیں شروع سے ہمسایوں کے ساتھ کشیدہ تعلقات کی پالیسی پر گامزن رہی تھیں۔ اور آج تک بیشتر ہمسایوں سے اس کے تعلقات خراب اور انتہائی کشیدہ ہیں۔

ایک آزاد مثبت، جیو اور جینے دو والی خارجہ پالیسی کے حصول کے لئے ہم مندرجہ ذیل نقاط کی بنیاد پر جدوجہد کریں گے۔

(الف) ہمسایوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کر کے جیو اور جینے دو کی پالیسی پر عمل پیرا رہا جائے گا۔

(ب) تمام ممالک کے ساتھ برابری کی بنیاد پر سیاسی، معاشی، اقتصادی، ثقافتی تعلقات قائم کئے جائیں گے۔ اور ایک دوسرے کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کرنے کی پالیسی پر گامزن رہ کر ان سے دوستانہ تعلقات قائم کئے جائیں گے۔

(ج) دوسرے ممالک کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کرنے کی پالیسی پر سختی سے عمل کیا جائے گا۔

(د) بین الاقوامی امن کے حصول کے لئے امن کی کوششوں کی حمایت کی جائے گی اور ایٹمی ہتھیاروں کے خاتمے میں حصہ لیا جائے گا۔

(ر) موجودہ استحصالی و غیر منصفانہ نظام کے خاتمے اور اس کی جگہ استحصال سے پاک اور منصفانہ اقتصادی نظام کے قیام کے لئے جدوجہد کی جائے گی۔

(س) تمام بیرونی فوجی معاہدوں، فوجی اڈوں اور غیر منصفانہ اقتصادی سمجھوتوں کو جن سے عوام کے مفادات کی نفی ہوتی ہو، ختم کیا جائے گا۔

بنیادی انسانی اور جمہوری حقوق کی بحالی:۔

پاکستان میں کبھی بھی عوام کو بنیادی انسانی حقوق حاصل نہیں رہے۔ وقتاً فوقتاً بظاہر جمہوریت کی بحالی کے باوجود پاکستان میں اکثر عوام کو جمہوری حقوق سے محروم رکھا گیا تقریر و تحریر کی آزادی لوگوں کو کبھی میسر نہیں رہی اور اپنے ضمیر کی بات کہنے پر سیاسی رہنماؤں اور کارکنوں کو کئی کئی سالوں تک جیلوں اور اذیت خانوں میں محبوس رکھا گیا ہے۔ بنیادی، انسانی اور جمہوری حقوق کی بحالی اور ان کے تحفظ کے لئے پارٹی مندرجہ ذیل نقاط پر جدوجہد کرے گی۔

(الف) تحریر و تقریر، آزادی صحافت اور تنظیم سازی کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔

(ب) روزگار، تعلیم، رہائش، علاج معالجہ اور بنیادی سہولیات کی فراہمی کو بنیادی حق کے طور پر تسلیم کیا جائے گا۔ اور اس سلسلے میں عملی اقدامات کئے جائیں گے۔

(ج) دیہاتوں میں بنیادی تعلیم، صحت اور گھریلو صنعت کے مراکز کھولے جائیں گے۔

(د) میٹرک تک تعلیم مفت اور لازمی قرار دی جائے گی۔

(ر) تعلیم کے بعد روزگار کی ضمانت دی جائے گی۔ روزگار نہ ملنے کی صورت میں بے روزگاری الاؤنس دیا جائے گا۔

(س) مادری زبانوں میں تعلیم کو بنیادی حق کے طور پر تسلیم کر کے اسے نافذ کیا جائے گا۔

(ش) موجودہ فرسودہ نظام تعلیم کی جگہ جدید سائنسی اور ٹیکنیکل خطوط پر مبنی نیا تعلیمی نظام رائج کیا جائے گا۔ جو تمام شہریوں کو یکساں مواقع فراہم کرے، تعلیمی اداروں میں اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ کی تقرری کو یقینی بنایا جائے گا اور جدید ٹیکنیکل اور سائنسی آلات مہیا کر کے ملک کے طالب علموں کو جدید دنیا کے برابر لایا جائے گا اور اس کے لئے بجٹ میں تعلیم کو ترجیح دی جائے گی۔

(ص) شہریوں کے جان و مال و عزت و آبرو کا تحفظ کیا جائے گا۔ اور اس سلسلے میں نئے قوانین بنائے جائیں گے۔

(ض) عوام کو فوری و آسان انصاف فراہم کرنے کی ضمانت دی جائے گی۔ اور ضرورت کے مطابق عدالتوں اور ججوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے گا اور ان کی تنخواہیں بڑھائی جائیں گی۔

(ط) عدلیہ کو ہر طرح کے سیاسی اور بیورو کریٹک دباؤ سے آزاد کیا جائیگا اور کسی بھی جج کو جب تک اسکے خلاف مالیاتی، سیاسی اور اخلاقی کرپشن کے الزام نہ ہوں یا ذہنی طور پر مفلوج نہ ہو یا وہ ایسا کرنے کی خود سفارش نہ کرے اپنے عہدے سے الگ نہیں کیا جائے گا۔

(ظ) انتظامیہ اور بیورو کریسی کو ظلم، رشوت، اقربا پروری اور دیگر سماجی برائیوں سے پاک رکھنے کے لئے خصوصی اقدامات کئے جائیں گے اور اس ضمن میں نئے قوانین بنائے جائیں گے۔

(ع) ایک سیکولر اور غیر فرقہ وارانہ ریاستی نظام قائم کرنے کے لئے جدوجہد کی جائے گی ہر مذہبی گروہ کو اپنے عقائد پر عمل پیرا ہونے کی آزادی دی جائیگی اور اس آزادی کا تحفظ کیا جائے گا لیکن کسی مذہبی گروہ کو دوسرے پر اپنے عقائد ٹھونسنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

(غ) ایک فرد ایک ووٹ کے اصول کے تحت عوام کے حق رائے دہی کو تسلیم کر کے اس کا احترام اور تحفظ کیا جائیگا۔ جداگانہ طریقہ انتخاب کی جگہ بالغ رائے دہی ایک فرد ایک ووٹ کی بنیاد پر مخلوط طریقہ انتخاب کے اصول کا دفاع کیا جائے گا۔

(ل) تمام دہرے اور امتیازی قوانین جو معاشرے میں تفریق کے باعث بنیں یا جن سے بنیادی حقوق متاثر ہونے کا خطرہ ہو، ختم کئے جائیں گے۔ اور پورے معاشرے میں یکساں قوانین نافذ کئے جائیں گے۔ اس سلسلے میں تمام شہریوں کو یکساں حقوق و مراعات حاصل ہوں گے۔

(ن) بچوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔ اور 16 سال سے کم عمر بچوں سے محنت و مشقت لینے کی ممانعت ہوگی۔

خواتین کے حقوق کا تحفظ:۔

(الف) خواتین کے معاشی سیاسی حقوق کا تحفظ کیا جائے گا اور ان تمام قوانین کے خلاف جدوجہد کی جائے گی جو خواتین کے بنیادی حقوق سے متصادم ہیں۔

(ب) زندگی کے معاشی سماجی و سیاسی شعبوں میں عورتوں کی شرکت کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

(پ) عورتوں کے خلاف صنفی بنیاد پر امتیازی سلوک ختم کیا جائے گا اور ان کو تمام شعبوں میں برابری دلانے کیلئے جدوجہد کی جائیگی۔

آمریت سے نجات اور لبرل ڈیمو کریسی کا قیام:۔

پاکستان کی تاریخ میں آمریت کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ حکمران طبقات نے عوام کو بنیادی و جمہوری حقوق سے محروم رکھنے اور بیرونی آقاؤں کے مفادات کو ترقی دینے کے لئے آمریت کا سہارا لیا ہے۔ ملکی سیاست کی تاریخ میں مارشل لاء کے سیاہ دھبے کثرت سے نظر آتے ہیں جس کی وجہ سے مثبت اور تعمیری سیاسی نظام کی تشکیل ممکن نہیں ہو سکی اور سیاسی و جمہوری ادارے کمزور رہے ہیں۔ اور اس کے برخلاف منفی و موقع پرستانہ اور فرقہ وارانہ سیاست کو فروغ حاصل ہوا ہے۔ جس کے نتیجے میں پورا معاشرہ سیاسی انتشار اور فرقہ وارانہ نفرتوں کی دلدل میں پھنس کر رہ گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ عوام کو فوجی آمریت کا ہمہ وقت خطرہ رہتا ہے اور جمہوری و سیاسی اداروں پر سے لوگوں کا اعتماد کمزور ہو چکا ہے۔

اس صورت حال کا خاتمہ کرنے کے لئے پارٹی مندرجہ ذیل نقاط پر جدوجہد کرے گی۔

(الف) ملک کے اندر جمہوری سیاسی نظام کو ختم کرنے والے عناصر کے خلاف آئین کے آرٹیکل (۶) کے تحت مقدمہ چلایا جائے گا اور اسے قرار واقعی سزا دی جائے گی۔

(ب) فوجی آمریت، یک جماعتی طرز حکومت، غیر جمہوری و غیر سیاسی اقدامات کے خلاف جدوجہد کی جائے گی۔ اور حقیقی معنوں میں وفاقی پارلیمانی جمہوریت کے قیام کے لئے کوشش کی جائے گی۔

(ج) امور سیاست میں ریاستی اداروں کی مداخلت کی مخالفت کی جائے گی اور سیاسی تنظیموں کے کردار کو تسلیم کر کے سیاسی عمل کو رواں دواں رکھنے کی جدوجہد کی جائے گی۔

(د) حقیقی جمہوری قوتوں کے ساتھ بھرپور تعاون کیا جائے گا اور داخلی سیاست میں بیرونی قوتوں کی مداخلت کے خلاف جدوجہد میں ان کا ساتھ دیا جائے گا۔

(ل) پارلیمانی جمہوری اصولوں کی بنیاد پر انتخابات میں حصہ لیا جائے گا اور عوام کی نمائندگی کا حق ادا کیا جائے گا۔

(م) چوری، ڈاکہ زنی، کشت و خون اور قبائلی و خاندانی لڑائیوں کے خاتمے کے لئے خصوصی اقدامات کئے جائیں گے۔ اس سلسلے میں عوام کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔

(ن) ون یونٹ کے بعد اجراء کردہ ڈومیسائل سرٹیفکیٹوں کی از سر نو چھان بین کر کے تمام جعلی سرٹیفکیٹس منسوخ کئے جائیں گے البتہ صحیح سرٹیفکیٹس کو تسلیم کیا جائے گا۔ اور ان افراد کو وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے۔ جو مقامی افراد کو حاصل ہیں۔

(و) ہر شہری کو بلا امتیاز رنگ ونسل، مذہب وعقیدہ، ذات وصنف، امور مملکت میں حصہ لینے، عہدہ حاصل کرنے، عوامی اداروں میں منتخب ہونے اور ملکی معاملات میں اپنا نقطہ نظر پیش کرنے کی یکساں آزادی حاصل ہوگی۔

(ر) فرقہ واریت کی حوصلہ شکنی کی جائے گی۔ اور کسی بھی شخص یا تنظیم کو فرقہ واریت کی بنیاد پر نفرت پھیلانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ نیز فرقہ واریت، عسکریت پسندی اور مذہبی انتہاپسندی کے خاتمے کیلئے جدوجہد کی جائے گی۔

(ز) ان تمام عوام دشمن قوانین کو منسوخ کیا جائے گا۔ جو برطانوی سامراج نے نوآبادیاتی افسر شاہی، جاگیرداروں اور بااثر طبقوں کے مفادات کے تحفظ کے لئے بنائے ہیں۔ ان کی جگہ نئے عوامی مفادات والے قوانین نافذ کئے جائیں گے۔

حلف نامہ

میں (نام ------------------------ عہدہ ------------)

اپنے مفلوک الحال عوام اور اپنی مادر وطن کی قسم کھا کر یہ عزم کرتا / کرتی ہوں کہ میں پارٹی کے آئین ومنشور کی قولاً وفعلاً پابندی کروں گا / گی اور پارٹی نظم وضبط، پارٹی پالیسیوں وفیصلوں کی قطعی خلاف ورزی نہیں کروں گا / گی۔ اور یہ عہد کرتا / کرتی ہوں کہ پارٹی کے مفادات کی نگہداشت کرتے ہوئے پارٹی پروگرام و پالیسیوں کی ترویج کیلئے اپنی بھرپور صلاحیتیں استعمال کروں گا / گی۔

دستخط ________________

تاریخ: ________________

آئین ومنشور

نیشنل پارٹی کی چوتھی کانگریس منعقدہ 8,9,10 نومبر 2014
کوئٹہ نے آئین میں ترمیمات واضافے شامل کر کے شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

شائع کردہ: مرکزی شعبہ نشرواشاعت نیشنل پارٹی
مرکزی سیکرٹریٹ نیشنل پارٹی فردوسی بلڈنگ تیسری منزل ایم اے جناح روڈ کوئٹہ
فیکس نمبر: 0812827612
www.nationalparty.org.pk